# المقاصد السنیہ

مصنف مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمت اللہ علیہ

مترجم مفتی محمد عبد العلیم القادری عفی عنہ

# المقاصد السنیہ

# لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

## ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔



مرکزی آفس۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333 - 8270485 - 0333 - 2108534

# نام کتاب۔اثبات الاغراض و المقاصد السنية

# لترديد الخرافات القبيحة الوهابية


مصنف۔مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ------محمد عبد العلیم القادری



کمپوزنگ ----محمد عبد العلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ۔محمد عبد العلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری،

مولانا عبد اللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔پیر ۲۶ ستمبر ۲۰۰۵

ہدیہ)............

ناشر۔مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دار العلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325


# فہرست

## اجتہاد کی تعریف

قاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی منہاج الوصول میں اجتہاد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

**استفراغ الجهد فی درك الاحكا م الشرعية۔(منهاج الوصول ج ٣...٢٨٤)**

احکام شرعیہ کوحاصل کرنے میں تمام علمی صلاحیت صرف کرنا(اجتہاد) ہے

### علامہ جمال الدین اسنوی نہایت السؤل میں رقمطراز ہیں

**الاجتهاد استفرا غ الفقيه الوسع لتحصيل ظن بحكم شرعی۔**

کسی حکم شرعی کے ظن کوحاصل کرنے کیلئے (مجتہد) کااپنی تمام علمی صلاحیتوں کوصرف کرنا اجتہاد ہے۔نہایت السؤل جلد٣۔٢٨٦

### حضرت علامہ کمال الدین ابن ہمام اجتہادکی تعریف لکھتے ہیں

**الاجتهاد لغة بذل الطاقة فی تحصيل ذی كلفة واصلاحا ذلک من الفقيه فی تحصيل حكم شرعی ظنی.** التحریرجلد٣۔٢٩١

اجتہادکالغوی معنیٰ ہے،کسی مشقت طلب کام کوحاصل کرنے کیلئے طاقت صرف کرنا،اور اصطلاحی معنیٰ ہے،کسی حکم شرعی ظنی کوحاصل کرنے کیلئے فقیہ کااپنی علمی صلاحیتوں کوصرف کرنا

## فقہاء احناف کے نزدیک اہلیتِ اجتہاد کی شرائط

علامہ ابوالحسن مرغینانی ۔صاحب ہدایہ اجتہاد کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

**ان يكون صاحب حديث له معرفة الفقه.اوصاحب فقه له معرفة بالحديث مثلايشتغل بالقياس فی المنصوص عليه وقيل ان يكون مع ذلک صاحب قريحة يعرف بهاعادات الناس لان من الاحكام مايبتنی عليها.**

یہ کہ وہ شخص حدیث میں ماہرہو۔اور اس کوفقہ کی معرفت ہویاوہ شخص فقہ میں ماہر ہو اور اسکوحدیث کی معرفت ہوتاکہ منصوص مسائل میں قیاس نہ کرے اورایک قول یہ ہے کہ وہ ذہین اورطبّاع ہولوگوں کے عرف اور عادات کو پہچانتاہوکیونکہ بہت سے احکام عرف پرمبنی ہوتے ہیں۔
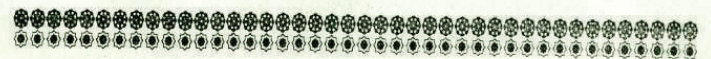


علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

کہ اجتہاد میں حدیث اورفقہ دونوں میں مہارت کی ضرورت ہے،تاکہ اسکاقیاس **نصِّ حدیث** کے معارض ہونہ اقاویل فقہاء کے خلاف ہو،خلاصہ یہ ہے،کہ مجتہدوہ شخص ہے،جوکتاب اورسنت کی،**عبارت النص.اشارت النص.دلالت النص.اوراقتضا النص**،کاعالم ہواورکتاب کے ناسخ ومنسوخ کوجاننے والاہواورشرائطِ قیاس اورمسائلِ اجتماعیہ اوراقوال صحابہ کوجاننے والاہوتاکہ وہ اقوال صحابہ یااجماع پرقیاس کومقدم نہ کرے اوراسکے ساتھ ساتھ وہ ذہین اورطباع ہواورلوگوں کے عرف وعادات کو جانتا ہوجوشخص ان تمام شرائط کاجامع ہووہ اجتہاد کرنے کااہل ہے اوراس پرلازم ہے،کہ وہ اپنے اجتہادپرعمل کرے(پھراجتہاد کی تعریف میں لکھتے ہیں)ان مذکورالصدر دلائل سے کسی حکم شرعی کوحاصل کرنے کیلئے کوشش سے غور وفکرکرناحتیٰ کہ اس حکم پرغلبہ ہو جائے۔

### علامہ زین الدین بن نجیم حنفیؒ نے اجتہاد کی چودہ شرائط بیان کی ہیں

(١) اسلام (٢) بلوغ (٣) عقل

(٤)فقیہ النفس ہونا(یعنی طباع اورذہین ہونیزاسے استدلال واستنباط کا ملکہ تامہ حاصل ہو)

(٥)لغت عربیہ کاعلم ہو (٦)علم صرف کاعالم ہو (٧) علم نحوکاعالم ہو

(٨)علم معانی کاعالم ہو (٩)علم بیان کاعالم ہو (١٠)وجوہِ قیاس کا علم ہو

(١١)احکام سے متعلق کتاب اللہ کی آیات کاعلم ہو

(١٢)احکام سے متعلق احادیث کامتناً اورسنداً علم ہواورکتاب اورسنت کے ناسخ ومنسوخ کوجانتاہو

(١٣) اجماع کی معرفت تامہ ہو (١٤)لوگوں کے عرف اورعادت کوجانتاہو۔

## حضرت علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

**قال العلامة ولی الله الدهلوی هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قداجتمعت الامة علی جوازتقليدهاالی يومناهذ۔الحجة البالغة**

کہ یہ مذاہب اربعہ جومدون ہیں اورجن کے مسائل ضبط تحریرمیں لائے جاچکے ہیں۔ ان کے احکام کی تقلید پرآج دن تک امت کااجماع ہے۔

## علامہ شامی لکھتے ہیں

کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

**(اذاصح الحدیث فھومذھبی)** (ترجمہ۔حدیثِ صحیح ہی میرا مذہب ہے)

علامہ شامی فرماتے ہیں،امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول مخصوص ہے مجتہد کیساتھ،

آگے لکھتے ہیں۔

**ولایخفی ان ذلک لمن کان اھلا للنظرفی النصوص ومحکمھا من منسوخھا**

.اا.شامی جلد(ا) قبیل رسم المفتی .٤٦

اوریہ بات اظہرمن الشّمس ہے،کہ امام اعظم کامذکورہ قول ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جوصاحب بصیرت ہوں نیزوہ محکم نصوص کوجانتے ہوں(نص قرآن ونص حدیث)

**(ا) عبارت النص(٢)اشارت النص(٣) دلالت النص(٤)اوراقتضاء النص.** کوجانتے ہوں)

نیزوہ محکم نصوص کومنسوخ نصوص سے ممتازکرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

علامہ شامی لکھتے ہیں اسی وجہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاہے کہ(**لایحل لاحد ان یفتیٰ بقولناحتیٰ یعلم من این قلنا**)کسی کے لئے یہ بات جائزنہیں کہ وہ ہمارے قول سے فتویٰ دے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہوکہ میں نے یہ مسئلہ (قرآن کریم کی کس آیت یاکس حدیث سے لیاہے،یعنی جب تک کسی کوہمارے قول کے مأخذکاعلم نہ ہواس وقت تک ہمارے قول پرفتویٰ نہ دے)

علامہ شامی آگے لکھتے ہیں،

کہ امام صاحب کایہ قول صرف مفتی مجتہد کیساتھ خاص ہے،نہ کہ مقلدمحض کیساتھ۔

شامی کی عبارت یہ ہے۔

**ولاشک انہ خاص بالمفتی المجتھد دون المقلد المحض.**

اس میں شک نہیں کہ (امام صاحب کایہ قول) مفتی مجتہد کے ساتھ خاص ہے۔نہ مقلدمحض کے ساتھ( کیونکہ مقلدمحض، تواپنے امام کی تقلیدہی کریگا)رسائل الشامی رسالہ شرح عقودرسم المفتی جلدا۔۲۹



## امام غزالی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں

**فامامن لیس لہ رتبۃ الاجتھاد(وھو الحکم کل اھل العصر)یفتیٰ بمذھبہ فلوظھرلہ ضعف مذھبہ لم یجزلہ ان یترکہ ومایشکل من الایۃ اوالحدیث یلزمہ ان یقول لعل عند صاحب مذھبی جوابا عن ھذافانی لست مستقلاباالاجتھادِفی اصل الشرع۔**

احیاء العلوم کتاب العلم مناظرہ ٢٨۔بمعناہ حامدیۃ۔٣٣٨۔وجواہرالفتاویٰ ٥٠۔ومجموعۃ رسائل الشامی وقف ٢٣۔وقاضی خان رسم المفتی ٢۔

یہ حکم ہرزمانے والوں کے لئے ہے،کہ جس شخص کودرجہ اجتہادحاصل نہ ہو،وہ اپنے مذہب کے مطابق فتویٰ دے،اوراگراپنے مسلک ومذہب کاکسی مسئلہ میں ضعف ظاہرہوجائے،تب بھی اسے اپنا مذہب چھوڑناجائزنہیں،نیزاگرکسی آیت یاحدیث کے سمجھنے میں مشکلات پیش آئیں تواس کے لئے یہ کہنالازم ہے کہ میں جس امام کامقلدہوں(وہ اسے خوب جانتے اورسمجھتے ہیں،لہذامیرے لئے اتناہی کافی ہے کہ اسے میرے امام نے اپنے مذہب کے دلائل میں اختیارکیاہے)اورمیرے امام کے پاس اسکاجواب موجودہے۔کیونکہ میں اصولِ شریعت میں اجتہادکے قابل نہیں ہوں۔

میں(مفتی شائستہ گل) نے قرآن کریم ،احادیث اورتصریحات علماء کرام سے ثابت کیاکہ تقلیدِشخصی صرف جائزہی نہیں بلکہ ضروری ہے،خصوصااس پُرفتن دورمیں توواجب ہے۔

سوجوشخص تقلیدکامنکرہے وہ قرآن وحدیث کامنکراورگمراہ ہے۔